

# از عدالتِ عظمیٰ

ہریانہ اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ

بنام

اندرجیت ساؤنی

تاریخ فیصلہ: 18 جنوری 1996

[جے ایس ورما اور بی این کرپال، جسٹس صاحبان]

صنعتی ترقی:

صنعتی اراضی-ہریانہ اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی تخصیص جس میں تخصیص دہندہ کو ایک ایکڑ پلاٹ کی تخصیص کا عارضی خط جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ تخصیص کا کوئی قانونی حق نہیں دے گا جب تک کہ تخصیص کا حتمی خط جاری نہ کیا جائے۔ تخصیصی خط کی توضیحات کے تحت قیود کی تعمیل نہ کرنے والا تخصیص دہندہ-بعد میں، ایک باہمی قرارداد پر تخصیص دہندہ نے آدھا ایکڑ پلاٹ قبول کیا۔ اس پر قبضہ کرنے کے بعد تخصیص دہندہ عارضی تخصیص کے پہلے خط کے تحت پرانے نرخوں پر مزید نصف ایکڑ زمین کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرار پایا کہ، کارپوریشن تخصیص دہندہ کو اضافی آدھا ایکڑ زمین تخصیص کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے۔ تخصیص دہندہ کو پرانے نرخوں پر مزید نصف ایکڑ زمین کا دعویٰ کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ امر امتناع۔

مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کارپوریشن کو ایک صنعتی پلاٹ کے لیے درخواست دی تاکہ مضبوط کنکریٹ سیمنٹ کے پائپ اور پرزہ جات تیار کرنے کے لیے ایک یونٹ قائم کیا جاسکے۔ اس کے زمین کی قیمت کا 15 فیصد جمع کرنے پر اسے 120 روپے فی مربع میٹر کی عارضی شرح پر ایک ایکڑ کا صنعتی پلاٹ پیش کیا گیا، اور تخصیص کا ایک عارضی خط جاری کیا گیا جس میں اسے حتمی تخصیص اس کے حق میں ہونے سے پہلے مقررہ مدت کے اندر کچھ پیشگی ضروریات کو پورا کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ تخصیص کا عارضی خط تخصیص کا کوئی قانونی حق نہیں دے گا جب تک کہ تخصیص کا حتمی

خط جاری نہ کیا جائے۔ مدعا علیہ نے نہ تو مقررہ وقت کے اندر پیشگی تقاضوں کی تعمیل کی، اور نہ ہی اس نے کارپوریشن کے پاس کوئی مزید رقم جمع کی، تاہم فریقین کے درمیان باہمی قرارداد کی بنیاد پر مدعا علیہ کو 120 روپے فی مربع میٹر کی پرانی شرح پر آدھا ایکڑ پلاٹ پیش کرتے ہوئے ایک خط جاری کیا گیا۔ خط میں کہا گیا تھا کہ نئی شرحوں پر نئی درخواست جمع کرانے پر مزید جگہ کی درخواست پر غور کیا جائے گا۔ بعد میں، مدعا علیہ کو 120 روپے فی مربع میٹر کی عارضی شرح پر 1000 مربع میٹر کے دو پلاٹوں کی عارضی تخصیص کا باضابطہ خط 24.2.1989 پر جاری کیا گیا جس میں اسے پیشگی تقاضے پورے کرنے کی ضرورت تھی۔ کارپوریشن نے مزید جگہ کی تخصیص کے حوالے سے 5.1.1989 کے خط میں اپنے موقف کا اعادہ کیا۔ مدعا علیہ سے قبولیت کا خط موصول ہونے پر، اسے تخصیص کا حتمی خط 6.7.1990 پر جاری کیا گیا۔ فریقین نے ایک قرارداد پر دستخط کیے اور دونوں پلاٹوں کا قبضہ مدعا علیہ کے حوالے کر دیا گیا۔

بعد میں، 1994 میں مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں کارپوریشن کو ہدایت طلب کی گئی کہ وہ اسے عارضی تخصیصی خط کی تاریخ 27.12.1984 کی بنیاد پر بقیہ آدھا ایکڑ پلاٹ تخصیص کرے۔ کارپوریشن نے دعویٰ کیا کہ مذکورہ خط کی جگہ لے لی گئی ہے اور مدعا علیہ نے ایک نئے قرارداد کے تحت 2000 مربع میٹر زمین قبول کی ہے۔ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دے دی۔ کارپوریشن کی طرف سے دائر نظر ثانی درخواست کو خارج کر دیا گیا۔ نالاں ہو کر کارپوریشن نے موجودہ اپیلیں دائر کیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: اپیل کنندہ مدعا علیہ کو اضافی آدھا ایکڑ زمین تخصیص کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا۔ ریکارڈ پر موجود مراسلہ و کتابت سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ مدعا علیہ کو کل 2000 مربع میٹر کے دو پلاٹوں کی تخصیص قبول کرنے کے بعد آدھے ایکڑ کے مزید رقبے کا دعویٰ کرنے سے روک دیا گیا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2078-79، سال 1996۔

1995 میں، 19 اگست کو پنجاب و ہریانہ عدالت عالیہ کی جانب سے آر۔ اے نمبر 95/41 کے حوالے سے اور 14 نومبر 1994 کے فیصلے کے ساتھ، دیوانی درخواست نمبر 5123، سال 1994 کے تحت دیا گیا فیصلہ۔

اپیل کنندہ کے لیے اشوک کے مہاجن کے لیے ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، سمت بترا۔

جواب دہندہ کے لیے رنیر یادو۔

عدالت کا فیصلہ کرپال، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

اس اپیل میں، خصوصی اجازت کے ذریعے، پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے دو فیصلوں کو چیلنج کیا گیا ہے، پہلا فیصلہ جس کی تاریخ 14.11.1994 ہے جس میں مدعا علیہ کی رٹ پٹیشن کی اجازت دی گئی تھی اور اپیل کنندہ کو آدھا ایکڑ اراضی تخصیص کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اور دوسرا فیصلہ 9.8.1995 کا ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے یہاں دائر کردہ نظر ثانی درخواست کو خارج کر دیا گیا تھا۔

متعلقہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ ایک سرکاری کمپنی ہے جو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ ریاست ہریانہ میں صنعتی ترقی کی ترقی کے لیے سرگرمیاں انجام دینے میں مصروف ہے۔ اپنی سرگرمیوں کے دوران، 1983 میں یہ گڑ گاؤں میں صنعتی اکائیاں قائم کرنے کے لیے زمین کے کچھ پلاٹوں کی تخصیص کے لیے درخواستیں طلب کرتا ہے۔ مدعا علیہ نے مرحلہ -IV، ادیوگ وہار، گڑ گاؤں میں ایک صنعتی پلاٹ کے لیے درخواست دی تاکہ ری فورڈ کنکریٹ سیمنٹ پائپ اور پرزے جات بنانے کے لیے ایک یونٹ قائم کیا جاسکے۔ مدعا علیہ کے حق میں ایک ایکڑ کے پلاٹ بذریعہ تخصیص بذریعہ منظوری دی گئی اور اس سے درخواست بذریعہ گئی کہ وہ زمین بذریعہ قیمت کا 15 فیصد خط کے ذریعے جمع کرے۔ مدعا علیہ کی طرف سے مذکورہ 15 فیصد جمع کیے جانے پر، اسے 120 روپے فی مربع میٹر کی عارضی شرح پر ادیوگ وہار، مرحلہ -IV، گڑ گاؤں میں ایک ایکڑ کا صنعتی پلاٹ نمبر 359 پیش کیا گیا۔ تخصیص کا ایک عارضی خط جس کی تاریخ 27.12.1984 تھی جاری کیا گیا تھا اور اس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ کو اپنے حق میں حتمی تخصیص کرنے سے پہلے مجوزہ منصوبے کے نفاذ سے متعلق کچھ ضروریات کو پورا کرنا ضروری ہے۔ یہ پیشگی تقاضے تخصیص کی تاریخ کے 120 دنوں کے اندر مکمل کیے جانے تھے۔ اس خط میں مزید کہا گیا ہے کہ تخصیص کا عارضی خط تخصیص کا کوئی قانونی حق نہیں دے گا جب تک کہ تخصیص کا حتمی خط جاری نہ کیا جائے۔

اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ مدعا علیہ نے نہ تو مقررہ وقت کے اندر رسمی کارروائیوں کی تعمیل کی، جیسا کہ 27.12.1984 کے مذکورہ خط میں کہا گیا ہے، اور نہ ہی اپیل کنندہ کے پاس مزید رقم جمع کی۔ اپیل کنندہ کے مطابق انتظامی وجوہات کی بناء پر صنعتی پلاٹ نمبر 359 جو مدعا علیہ کو تخصیص کیا گیا تھا، کو آدھا ایکڑ کے دو پلاٹوں میں تبدیل کر دیا گیا اور پلاٹ نمبر 374-375 کے طور پر دوبارہ نمبر دیا گیا۔ تخصیص کا ایک اور عارضی خط جس کی تاریخ 5.11.1986 تھی مدعا علیہ کو لکھا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اسے صنعتی پلاٹ نمبر 374-375 پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی پیمائش ایک ایکڑ ہے جس کی عارضی شرح روپے 120-60 مربع یارڈ ہے۔ لیکن، اس کے حق میں تخصیص جاری ہونے سے پہلے، اسے تخصیص کے مذکورہ خط میں درج کچھ پیشگی تقاضوں کی تعمیل کرنے کی ضرورت تھی جو مدعا علیہ کے مجوزہ منصوبے کے نفاذ سے منسلک تھے۔ ان پیشگی تقاضوں میں یونٹ کو متعلقہ اتھارٹی کے ساتھ اندراج کیا جانا، یونٹ کی نقشہ سازی، عمارت اور مشینری کی منظوری اور یونٹ میں نصب کیے جانے والے پلانٹ اور مشینری کی فہرست شامل تھی۔ ان پیشگی رسمی کارروائیوں کو مذکورہ خط کے 120 دنوں کے اندر مکمل کرنا ضروری تھا اور یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ اگر یہ مقررہ وقت کے اندر نہیں کیا گیا تو تخصیص کے عارضی خط کو واپس لے لیا گیا سمجھا جائے گا جب تک کہ کارپوریشن کی طرف سے اس کی میعاد تحریری طور پر نہ بڑھادی گئی ہو۔ 5.11.1986 کے خط میں دوبارہ یہ ذکر کیا گیا تھا کہ مذکورہ خط مدعا علیہ کو تخصیص کا کوئی قانونی حق نہیں دے گا جب تک کہ حتمی تخصیص جاری نہ ہو جائے۔

5.11.1986 کا خط بھیجنے کے فوراً بعد، اپیل کنندہ کو معلوم ہوا کہ مذکورہ پلاٹ نمبر 374-375 دستیاب نہیں تھے اور مدعا علیہ کو غلط طریقے سے پیش کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کو، اس کے مطابق، 10.11.1986 کے خط کے ذریعے مطلع بذریعہ اگیا تھا کہ تخصیص کے عارضی خط میں پلاٹ نمبر 374-375 کا غلط ذکر بذریعہ اگیا تھا اور ایک ایکڑ کے متبادل پلاٹ بذریعہ تخصیص کے لیے مدعا علیہ کے بذریعہ س پر غور بذریعہ اگیا تھا اور اسے منظور کر لیا گیا تھا لیکن پلاٹ نمبر کو جلد ہی مطلع کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد، ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کے درمیان ایک ایکڑ کے پلاٹ کی تخصیص کے حوالے سے بات چیت ہوئی۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ ایک باہمی قرارداد طے پایا جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کی طرف سے مدعا علیہ کو 5.1.1989 کا خط لکھا گیا جس کے تحت مدعا علیہ کو ادیوگ وار، مرحلہ IV میں آدھا ایکڑ پلاٹ 120 روپے فی مربع میٹر کی پرانی شرح پر پیش کیا گیا۔ اس خط میں مزید کہا گیا کہ اس پیشکش کے ساتھ آدھا ایکڑ پلاٹ 120 روپے فی مربع میٹر پر

موجودہ مقدمے کو اس کے بعد بند سمجھا جائے گا اور نئی درخواست جمع کرانے پر اضافی جگہ کی درخواست پر غور کیا جائے گا، لیکن زمین کی شرح اس وقت موجود شرح پر ہوگی۔ مدعا علیہ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ مجوزہ منصوبے کے لیے 2000 مربع میٹر کے رقبے کی قبولیت کی تصدیق کرے اور یہ قبولیت مذکورہ خط کے جاری ہونے کے 15 دن کے اندر دی جانی چاہیے۔ 14.1.1989 کے خط کے ذریعے مدعا علیہ نے آدھے ایکڑ کے پلاٹ کی قبولیت سے آگاہ کیا اور مندرجہ ذیل بذریعہ کیا:

"تاہم، 11 اصل نرخوں پر اوپر مذکور 5.1.1989 کے خط میں آپ کی خواہش کے مطابق 1/2 ایکڑ کا پلاٹ قبول کرتا ہے، لیکن مزید 1/2 ایکڑ کے پلاٹ کا دعویٰ کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ میں نے 1 ایکڑ پلاٹ کے لیے مطلوبہ رقم جمع کر دی ہے۔"

مذکورہ جواب کی وصولی پر مدعا علیہ کو تخصیص کا ایک باضابطہ عارضی خط جاری کیا گیا جس کے تحت ادیوگ وہار میں 1000 مربع میٹر کے دو صنعتی پلاٹ نمبر 1 اور 2 جاری کیے گئے۔ مرحلہ IV- مدعا علیہ کو 120 روپے فی مربع میٹر کی عارضی شرح پر مختص کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس خط کے ذریعے، مدعا علیہ کو دوبارہ مدعا علیہ کے منصوبے کے نفاذ سے منسلک پیشگی تقاضوں کو مکمل کرنے کی ضرورت تھی اور اس سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ 30 دن کے اندر شرائط پر اپنی قبولیت سے آگاہ کرے۔

اس خط میں مزید کہا گیا ہے کہ:

"14 جنوری 1989 کے آپ کے خط پر واپس آتے ہوئے ہم یہاں واضح کرنا چاہیں گے کہ 1/2 ایکڑ حجم کے پلاٹ کی یہ پیشکش آپ کے حق میں اس رضامندی کے مطابق کی گئی ہے جو آپ نے 3 دسمبر کو بحث کے دوران ہمارے نیجنگ ڈائریکٹر کو دی تھی اور اس درخواست کے خلاف آپ کو مزید پلاٹ دینا ممکن نہیں ہوگا۔ تاہم، آپ کو نئے نرخوں اور اس وقت رائج قیود و ضوابط پر ہمارے مزید اشتہار کے خلاف پلاٹ کے لیے درخواست دینے کی آزادی ہے اور اس صورت میں آپ کے معاملے کو قابلیت پر دیگر ارا کے ساتھ سمجھا جائے گا۔"

آپ براہ کرم نوٹ کر سکتے ہیں کہ چونکہ پلاٹ آپ کو 120 روپے فی مربع میٹر کی پرانی شرح پر پیش کیا گیا ہے، اس لیے کارپوریشن پلاٹ کی منتقلی کے لیے آپ کی کسی بھی درخواست کو قبول کرنے کی حیثیت میں نہیں ہوگی اور آپ کو تخصیصی خط جاری ہونے کی تاریخ سے ایک

سال کے اندر اپنے پروجیکٹ کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر میں، ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ (i) سے (iii) میں مذکور شرائط کو مکمل کریں اور مقررہ مدت کے اندر ہمیں اس کا ثبوت پیش کریں تاکہ ہم تخصیصی خط جاری کر سکیں۔" (تاکید کی گئی)

تخصیص کے مذکورہ عارضی خط کی تاریخ 24.2.1989 کے جواب میں، مدعا علیہ نے 4.3.1989 کا ایک خط لکھا جس میں یہ درج ذیل بیان کیا گیا تھا:

"نصف ایکڑ پلاٹ نمبر 1 اور 2 کی پیشکش قابل قبول ہے جس میں سے ہر ایک کی بیئیشن 1000 مربع میٹر (کل 2000 مربع میٹر) ہے۔ میں ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سینٹر ڈویژنل ٹاؤن پلانز اور ہریانہ فنانشل کارپوریشن کے ساتھ رابطے میں ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تمام رسمی کارروائیاں بہت جلد مکمل ہو جائیں گی۔"

مذکورہ خط کی وصولی پر مدعا علیہ کو تخصیص کا حتمی خط جس کی تاریخ 6.7.1990 تھی جاری کیا گیا۔ اس کے بعد فریقین کے درمیان ایک قرارداد پر دستخط کیے گئے جس کے بعد مذکورہ پلاٹوں کا قبضہ 4.9.1990 پر مدعا علیہ کے حوالے کر دیا گیا۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ میں سال 1994 میں رٹ پٹیشن نمبر 5123 دائر کی۔ 27.12.1984 کے پہلے عارضی تخصیصی خط پر اپنے دعوے کی بنیاد پر مدعا علیہ نے، دیگر باتوں کے ساتھ، دعا کی کہ یہاں اپیل کنندہ کو بقیہ آدھا ایکڑ پلاٹ فراہم کرنا چاہیے اور کرنا چاہیے۔ یہاں اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ 27.12.1984 کے خط کی جگہ لے لی گئی ہے اور مدعا علیہ کے 2000 مربع میٹر زمین قبول کرنے کے بعد فریقین کے درمیان ایک نیا قرارداد کیا گیا ہے جو اسے تخصیص کیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ 6.7.1990 کے خط کے ذریعے تخصیص بذریعہ ایک شرط یہ تھی کہ تخصیص بذریعہ تاریخ سے دو سال کے اندر یونٹ قائم بذریعہ اچانا تھا بذریعہ و نکہ مدعا علیہ زمین کے ان پلاٹوں کو استعمال کرنے میں بھی ناکام رہا تھا جو اسے حوالے بذریعہ لے گئے تھے۔

عدالت عالیہ اپنے مورخہ 14.11.1994 کے فیصلے کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچی کہ ریکارڈ پر موجود کسی بھی مراسلہ و کتابت میں اس بات بذریعہ کوئی وجہ نہیں دکھائی گئی ہے کہ مدعا علیہ کو تخصیص بذریعہ لے جانے والے پلاٹ کا رقبہ جس بذریعہ تاریخ آئی ڈی 1 کے تخصیصی خط کے ذریعے مختص بذریعہ اچانا تھا اسے بذریعہ و کم بذریعہ اچانا تھا۔ اس نے یہاں اپیل کنندہ کی اس دلیل کو قبول نہیں کیا کہ 1000 مربع میٹر کے پلاٹ نمبر 1 اور 2 کو قبول کرتے ہوئے، مدعا علیہ نے بقیہ نصف ایکڑ

زمین کا اپنا حق ترک کر دیا تھا۔ عدالت عالیہ نے، اس کے مطابق، اپیل کنندہ کو ایک مخصوص مدت کے اندر بقیہ آدھا ایکڑ پلاٹ تخصیص کرنے کی ہدایت کی۔

اس کے بعد، نظر ثانی درخواست نمبر 41، سال 1995 یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کیا گیا تھا لیکن اسے 9.8.1995 کے فیصلے کے ذریعے خارج کر دیا گیا تھا۔

جیسا کہ اوپر بیان کردہ حقائق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ نے یہ ہدایت دینے میں غلطی کی کہ مدعا علیہ کو مزید آدھا ایکڑ کا پلاٹ تخصیص کیا جائے۔ عدالت عالیہ نے اس بات کی تعریف نہیں کی کہ کیس کے ریکارڈ پر موجود مراسلہ و کتابت سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ کو کل 2000 مربع میٹر کے پلاٹ نمبر 1 اور 2 کی تخصیص قبول کرنے کے بعد آدھے ایکڑ کے مزید رقبے کا دعویٰ کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ موجودہ معاملے میں اگرچہ مدعا علیہ کو ایک ایکڑ اراضی کی پیشکش کی گئی تھی لیکن اس کے بعد کے خط کے ذریعے ایک نظر ثانی شدہ پیشکش کی گئی جس کے تحت اسے ایک خصوصی معاملے کے طور پر 120 روپے فی مربع میٹر کی پرانی شرح پر آدھا ایکڑ اراضی کی پیشکش کی گئی۔ اس خط میں کہا گیا تھا کہ یہ پیشکش کرتے وقت کیس کو بند سمجھا جائے گا اور مدعا علیہ سے 2000 مربع میٹر کے رقبے کی قبولیت کی تصدیق کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ 14.1.1989 کے خط کے ذریعے، مدعا علیہ کی طرف سے ایک مشروط قبولیت سے آگاہ کیا گیا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ اس نے آدھا ایکڑ پلاٹ قبول کیا ہے لیکن اس کے پاس بذریعہ آدھا ایکڑ پلاٹ کا دعویٰ کرنے کا حق محفوظ ہے۔ اس پر، اپیل کنندہ نے 24.2.1989 پر دوبارہ خط لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ اسے آدھا ایکڑ زمین کی پیشکش کی گئی تھی اور اسے واضح کیا گیا تھا کہ یہ پیشکش 3.12.1990 پر بحث کے دوران اپیل کنندہ کے مینجنگ ڈائریکٹر کو دی گئی رضامندی کے مطابق اس کے حق میں کی گئی تھی۔ مذکورہ بالا وضاحت طلب کرنے والے اس خط کے جواب میں مدعا علیہ نے 4.3.1989 کا خط لکھا جس میں اس نے پلاٹ نمبر 1 اور 2 کو غیر مشروط طور پر قبول کیا۔ اس کے بعد ہی اسے باضابطہ تخصیصی خط جاری کیا گیا جس کی تاریخ 6.7.1990 تھی جس کے بعد ایک رسمی قرارداد ہو اور مذکورہ پلاٹ نمبر 1 اور 2 کا قبضہ مدعا علیہ کے حوالے کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اپیل کنندہ نے واضح بذریعہ پر کہا تھا کہ وہ مدعا علیہ کو نصف ایکڑ سے زیادہ رقبے کی پیشکش کرنے سے قاصر تھا اور اس کی قبولیت پر اصرار کیا گیا تھا اور یہ مدعا علیہ کے ذریعے 4.3.1989 کے خط کے ذریعے دیا گیا تھا۔ اگر یہ غیر مشروط قبولیت نہیں دی جاتی تو یہ ظاہر ہوتا کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ کے حق میں تخصیص نہیں کرتا۔

مزید یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ 27.12.1984 کا خط، جس پر مدعا علیہ کی طرف سے انحصار رکھا گیا ہے اور جس کی بنیاد پر عدالت عالیہ نے راحت دی تھی، یہ کہا گیا تھا کہ مذکورہ خط صرف تخصیص کا ایک عارضی خط تھا اور اس میں خاص طور پر یہ ذکر کیا گیا تھا کہ جب تک حتمی تخصیص خط جاری نہیں کیا جاتا تب تک یہ آپ کو تخصیص کا کوئی قانونی حق نہیں دے گا۔ اس لیے مدعا علیہ کو ایک ایکڑ زمین تخصیص کرنے کا کوئی حتمی عہد نہیں تھا اور عدالت عالیہ نے تخصیص کے مذکورہ عارضی خط کا واضح طور پر غلط مطلب نکالا جیسے کہ مدعا علیہ نے تخصیص حاصل کرنے کا ایک ذاتی حق حاصل کر لیا ہو۔ ایک ایکڑ زمین۔

مدعا علیہ کو نہ صرف اضافی نصف ایکڑ زمین کا دعویٰ کرنے سے روک دیا گیا تھا بلکہ یہاں تک کہ 27.12.1984 کے خط میں بھی مدعا علیہ کو ایک ایکڑ زمین کی تخصیص پر اصرار کرنے کا کوئی قانونی حق نہیں دیا گیا تھا کیونکہ حتمی تخصیص کا واحد خط جو مدعا علیہ کے حق میں جاری کیا گیا تھا، وہ 6.7.1990 کا خط تھا جس میں صرف آدھا ایکڑ زمین تخصیص گئی تھی کی اور مذکورہ تخصیص مدعا علیہ نے بغیر کسی رکاوٹ کے قبول کر لی تھی، یہاں تک کہ اس نے چار سال بعد تحریری درخواست دائر کرنے کا انتخاب کیا۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، اپیل کنندہ مدعا علیہ کو اضافی آدھا ایکڑ زمین تخصیص کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا جسے ادیوگ وہار میں نمبر 1 اور 2 کا پلاٹ دیا گیا تھا۔ مرحلہ IV-، گڑ گاؤں جس کی پیمائش 2000 مربع میٹر ہے، پہلے ہی جائز طور پر تخصیص کیا جا چکا تھا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، اس اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور دیوانی رائٹ پٹیشن نمبر 5123/1994 میں عدالت عالیہ کے مورخہ 14.11.1994 اور نظر ثانی پٹیشن نمبر 41، سال 1995 میں مورخہ 18.8.1995 کے فیصلوں کو خارج کر دیا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہ کی طرف سے دائر کردہ رٹ پٹیشن خارج ہو جائے گی۔ فریفین اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہے۔